سوال

(91) سلام پھیرتے وقت کندھے کو دیکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں کندھے کو دیکھتے ہیں، کیا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز کو سلام کے ساتھ ہی ختم کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے تھے۔ [1]

اس بناء پر ضروری ہے کہ نماز کا اختتام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق کیا جائے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں دونوں جانب کچھ چہرے پھیرتے ہوئے سلام کہتے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں بائیں سلام کہتے حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی۔ [2]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو میں آپ کے رخسار کی سفیدی دیکھ لیتا تھا۔ [3]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سلام پھیرتے وقت اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی سلام پھیرے تو اپنے بھائی کو دیکھے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔'' [4]

اپنے دائیں بائیں ساتھی کو دیکھ کر اسے سلام کرے جیسا کہ صراحت کے ساتھ ایک حدیث میں ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں بائیں جانب بیٹھے ہوئے بھائی پر سلام کہے۔ [5]

اس حدیث میں اشارہ ہے کہ نمازی سلام پھیرتے وقت جماعت میں موجود حاضرین کی نیت کرلے بلکہ ایک روایت میں اس امر کا حکم بھی مروی ہے جیسا کہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ دوران نماز ہم اپنے ائمہ کرام اور جماعت میں موجود حاضرین کو سلام کہیں۔ [6]

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں کو نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ دائیں بائیں بیٹھنے اپنے ساتھی کو دیکھے اور اسے سلام کی نیت کرے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح مسلم، الصلوۃ: ۴۹۸۔

[2] مسند امام احمد، ص: ۴۴۴، ج ا۔

[3] صحیح مسلم، المساجد: ۱۳۱۵۔

[4] صحیح مسلم، الصلوۃ: ۹۷۱۔

[5] صحیح مسلم، الصلوۃ: ۹۷۰۔

[6] ابوداود، الصلوۃ: ۱۰۰۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 106

محدث فتویٰ